اخبار و افکار

ایران میں شیعہ علماء کے بزرگ ترین علمی مرکز، شہر قم کے ایک فاضل مجتہد جناب مولانا احمد صابری ۱۱ جولائی ۱۹۷۰ء کو ادارۂ تحقیقات اسلامی میں تشریف لائے۔ موصوف آج کل ایران کے ایک ممتاز عالم دین جناب مولانا رضا گلپائگانی کے نمائندے کی حیثیت سے پاکستان کے مختلف شہروں کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ادارے کے سکالر حضرات کے سامنے اسلامی تحقیق کی ضرورت، حدود اور اغراض و غایات پر ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔

ابتدا میں موصوف نے اسلام کی وسعت اور اس کے عالمگیر پیغام کی طرف اشارہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اسلام کی عالمگیر دعوت کے پیش نظر اس پر ہر وقت تحقیق کرنے اور اجتہاد کے ذریعہ اپنے موجودہ مسائل کا حل تلاش کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو مسلم سوسائٹی جمود کی نذر ہو جائے گی۔

اسلامی تحقیق کی حدود پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کو ہر زمانے میں پیش آنے والے جملہ مسائل پر تحقیق کر سکتے ہیں۔ ہمیں ایسا کرتے وقت سب سے پہلے قرآن کریم، حدیث رسول اور اسلامی تاریخ کی طرف رجوع کرنا چاہیے آخر میں عقل کے ذریعہ اپنے مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیے۔

تحقیق کے موضوعات کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ تحقیق کے لئے ایک اہم موضوع یہ ہے کہ اسلام کو ایک فعال اجتماعی قوت کیسے بنایا جائے۔

موصوف نے مسلمانوں کے عروج و زوال اور اس کے اسباب و علل کی تاریخ پڑھنے پر بھی زور دیا۔ مسلمان محققین کو اس موضوع پر پوری توجہ دینا چاہیئے کیونکہ اس طریق سے ہم مسلمانوں کے سامنے ترقی کی راہیں کھل سکتی ہیں۔ سکالر کے صفات پر روشنی ڈالتے ہوئے فاضل موصوف نے فرمایا کہ اسلام پر تحقیق کرنے والے کے لئے صحیح العقیدہ ہونا اشد ضروری ہے۔ اسے دائیں یا بائیں بازو کے نام سے گروہ بندیوں سے الگ رہ کر کام کرنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں موصوف نے حضرت علی کا ایک قول بھی بیان کیا جس میں آپ نے درمیانی راستہ اختیار کرنے اور انتہا پسندی سے اجتناب کرنے پر زور دیا ہے۔

موصوف نے حریتِ فکر کی اہمیت بھی واضح کی اور اس بارے میں بھی حضرت علیؓ کے ارشاد کا حوالہ دیا۔

اس کے بعد ادارہ محقق حضرات نے آپ سے بعض سوالات کیے جن کا آپ نے نہایت عالمانہ انداز میں جواب دیا آخر میں ڈائرکٹر ادارہ نے فاضل مہمان کا ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کرنے کے دوران فرمایا کہ فارابی کی بھی یہی رائے ہے کہ محقق کے لئے پاکیزہ قلب ونظر کا ہونا ضروری ہے ۔

علی رضا نقوی

****